ادار یہ

تحقیقی مجلات کی مجالسِ مشاورت: یہ نمائش سراب کی سی ہے

ہائرایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے تحقیقی مجلات کے لیے مقررہ مجالس مشاورت سے متعلق اب تک جو ہدایات جاری ہوتی رہی ہیں وہ اب تک بھی نہ صرف ناکافی ہیں بل کہ ان ناکافی ہدایات میں ترامیم و اضافوں کے بعد انھیں زیادہ بامقصد اور موئثر بنانے کی ضرورت بھی موجود ہے۔

اس ضمن میں اب تک جو ہدایات جاری کی گئی ہیں ان کے اہم نکات یہ ہیں:

- مجلس مشاورت کے ۵۰ فی صد ارا کین کا تعلق بیرون ملک سے ہو گا؛
- مجلس مشاورت موصولہ مقالات کی تنقیح کرے گی اور ان کے قابلِ اشاعت ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فیصلہ کرے گی؛

مدیرانِ مجلہ اُن باعثِ زحمت مقالات (Troublesome Cases) پر حتمی فیصلہ کرنے کے لیے مجلس مشاورت کو ارسال کریں گے جن کے بارے میں ماہر مقالہ نگاروں (Peer Reviewers) میں سے ایک رائے ضرور حق میں ہو؛اور

- حالیہ دنوں میں اس ضمن میں یہ فیصلہ بھی سامنے آیا ہے کہ تحقیقی مجلات اور مقالات کے تعلق سے سال ۲۰۲۰۔۲۰۲۱ میں دیگر موضوعات کے ساتھ ساتھ مجلس مشاورت یا مشاورتی بورڈ سے متعلق ہدایات بھی جاری کی جائیں گی۔

ان ناکافی ہدایات کا نقصان یہ بھی سامنے آیا ہے کہ بہت سے تحقیقی مجلات کے مدیران نے اپنے مجلات کو وقیع ظاہر کرنے کے لیے ملکی اور غیر ملکی معروف محققین کے نام بلا اجازت اپنی مجالس مشاورت میں شامل کر لیے ہیں،جو ایک غیر اخلاقی عمل ہے اور بددیانتی پر مبنی ہے۔

بہت سے ملکی اور غیر ملکی محققین ایسے ہیں جن کے نام ایک سے زائد تحقیقی مجلات میں ملتے ہیں۔ اگر ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے اس ضمن میں تفصیلی ہدایات جاری کی جاتیں تو ایسا شاید کبھی نہ ہوتا۔ ایک ممتاز غیر ملکی اسکالر نے اپنا نام صیغۂ راز میں رکھنے کی شرط پر بتایا ہے کہ ان کا نام پاکستان کے کم از کم پانچ تحقیقی مجلات کی مجلس مشاورت میں شامل ہے جن کے مدیران نے ان سے مجلس مشاورت میں نام شامل کرنے کے بارے

میں اجازت لینے کی زحمت بھی گوارانہ کی۔ ستم یہ ہے کہ ان تحقیقی مجلات نے نہ توان سے اس ضمن میں کبھی کوئی رابطہ کیا ہے اور ایک دو تو ایسے بھی ہیں جو انھیں اپنے تحقیقی مجلات ارسال کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں مجلس مشاورت میں شامل اسکالرروں کو تصفیے کی غرض سے باعثِ زحمت مقالات(Troublesome Cases) کا ارسال کرنا ضروری بھی نہ ہونا چاہیے۔

اس ضمن میں تحقیقی مجلات کے مدیران کا سلوک ملکی اسکالروں کے ساتھ بھی کچھ مختلف نہیں۔ ایک اسکالر کئی کئی مجالس مشاورت میں شامل ہے۔ اُس اسکالر کی نمائشی شرکت کسی کے لیے قابلِ اعتراض نہیں۔ مجالس مشاورت میں ایسے نام بھی اکثر شامل ہوتے ہیں جن کا علمی تحقیق سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

یہاں اس ضمن میں کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں جو ہم وطن عزیز کے مدیران کی خدمت میں رکھنا چاہتے ہیں کہ:

انھوں نے مجلس مشاورت میں شامل اسکالروں کی موجودگی سے کس طور فائدہ اٹھایا؟

مجلس مشاورت کے شرکائے مجلے کے کن امور میں دل چسپی ظاہر کی؟

ان کی مشاورت کا معیار کیا رہا؟ اور ان کی مشاورت سے مجلے کو اور متعلقہ علمی تحقیق کو کیا فائدہ پہنچا؟

کتنے باعث زحمت مقالات کے بارے میں رائے حاصل کی گئی؟ اوران کا تصفیہ کرنے کے بارے میں مشاورتی مجلس میں شامل اسکالروں کی رائے کیا رہی؟

ایک معیاری تحقیقی مجلے کے لیے ضروری ہے کہ اُن اسکالروں کا انتخاب کیا جائے جن کے پاس مجلس مشاورت کے رکن کی حیثیت سے تجربہ ہو، اور مجلے کے مدیر یا ادارتی مجلس اور مجلس مشاورت میں موجود اسکالروں کے درمیان باہمی مشاورت کا سلسلہ استوار رہنا چاہیے۔ مقالات، اداریوں کے موضوعات اور مستقبل کے منصوبوں کی بابت بھی باہمی مشاورت قائم رہنی چاہیے۔ فاصلاتی وسائل کے تحت مشاورت (زوم آن لائن میٹنگز) کا اہتمام بھی ہونا چاہیے اور ان آن لائن ملاقاتوں کی روداد برائے ریکارڈ قلم بند ہونی چاہیے اور انھیں عام بھی ہونا چاہیے۔ ہر فاصلاتی مشاورت سے پہلے ایک ایجنڈا مرتب ہونا چاہیے اور میٹنگ سے پہلے شرکا میں تقسیم ہونا چاہیے۔ مجلس مشاورت میں موجود اسکالروں کے درمیان اختلافی آرا کو اہمیت دی جانی چاہیے اور ان مخالف آرا کی روشنی میں مناسب تصفیے کا انتظام وضع ہونا چاہیے جس کے لیے دیگر اسکالروں کے نقطہ نظر سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس ضمن میں ہم ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے ملتمس ہیں کہ:

- ہائر ایجو کیشن کمیشن آف پاکستان کے قیام کے بعد سے تحقیقی مجلات کی مجلس مشاورت سے متعلق اعداد و شمار جاری کیے جائیں، یعنی:
  - o وہ کون سے عوامل تھے جن کی وجہ سے ہائر ایجو کیشن کمیشن آف پاکستان نے مجلس مشاورت جیسی اہم مجلس کی تشکیل کی پابندی ضروری سمجھی ؟ اور ملکی اسکالروں کے ساتھ غیر ملکی اسکالروں کی شمولیت کو بھی لازم قرار دیا گیا؟
  - o کیا تحقیقی مجلات کے مدیر کی جانب سے مجلس مشاورت کی تشکیل کے لیے متعینہ یا رسمی قواعد و ضوابط پر عمل کیا گیا؟
  - o ان کی ادارت میں چھپنے والے کتنے باعثِ زحمت مقالات کے تصفیے کس تناسب سے کیے گئے ؛
  - o باعثِ زحمت مقالات کا تصفیہ کن بنیادوں پر کیا گیا؛
  - o کسی تحقیقی مجلے کو ہائر ایجو کیشن کمیشن اوف پاکستان کی جانب سے منظور کرنے اور درجہ بندی میں مجلس مشاورت کی رائے کو بھی حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی یا ان کی آراَ کو پیشِ نظر رکھا گیا؟
  - o وہ کون سے اسباب تھے جن کی وجہ سے مجلس مشاورت سے متعلق موضوعات و مسائل کو اداریوں کا موضوع نہ بنایا جاسکا؟

ہمارا خیال ہے کہ ہائر ایجو کیشن کمیشن آف پاکستان نے تحقیقی معیار کی بہتری اور تحقیقات و مجلات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے جن اقدامات کا فیصلہ کیا یقیناً ان میں ایک لائق و موئثر مجلس مشاورت کی گنجائش بھی رکھی تا کہ یہ مجلس اپنی لیاقت و دانش مندی اور اپنے تجربات کے مطابق مجلے میں اشاعت کے لیے آنے والے مقالات کے معیار کو جانچے اور ان کی شمولیت واشاعت کی منظوری دے یا نہ دے۔ منظوری نہ دینے کی صورت میں وہ اپنی لیاقت اور اپنے تجربات کے مطابق مقالہ نگار کو دیانت دارانہ اور مفید مشورے دے تا کہ مقالہ معیاری صورت اختیار کرسکے اور اس کے نتیجے میں معیاری تحقیق کو بھی فروغ حاصل ہو۔ لیکن لگتا ہے کہ ہائر ایجو کیشن کمیشن نے اپنے اختیارات کے تحت شائع ہونے والے مجلوں کی خود مجلس مشاورت کو جانچنے یا ان کے معیار و کارکردگی کا جائزہ لیتے رہنے کا کبھی کوئی اہتمام نہ کیا اس لیے سارے ہی مجلوں کی مجلس مشاورت قابلِ اطمینان نہیں کہی جاسکتی، جس کی جانب کمیشن کو سنجیدگی سے غور کرکے ایک مناسب حکمت عملی وضع کرکے اس پر عمل کرنا چاہیے تا کہ مجلوں کا اور ساتھ ہی تحقیقات و مطالعات کا معیار بھی بہتر ہو سکے۔